بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم پیر

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۱۷ ذیقعدہ ۱۳۹۴ھ ۲ فتح ۱۳۵۳ ہش ۲ دسمبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۷۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ فتح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

"پہلے سے تو فرق ہے مگر ابھی پوری طرح آرام نہیں ہوا"

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ ۲ فتح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق دریافت کرنے پر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فرمایا ہے کہ :۔

"کل شام کو پسلی میں درد کی تکلیف بڑھ گئی تھی"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے ۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مشکلات سے مت ڈرو خدا کی راہ میں ہر دُکھ مصیبت اور بے عزتی اٹھانے کیلئے تیار رہو

صبر اور استقلال سے کام لو تا خدا تمہارے مصائب دور کرے اور تمہاری آبرو کا خود محافظ ہو

(۱) "اپنی ہی کمزوری ہے جو ذرا ذرا سی بات پر یہ لوگ گھبرا جاتے ہیں ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کو اپنا رازق سمجھ لیں اور اس پر ایمان رکھیں تو ایک جرأت اور دلیری پیدا ہو جاتی ہے ۔ پس ساری باتوں کا خلاصہ یہی ہے کہ صبر اور استقلال سے کام لینا چاہیئے اور خدا تعالیٰ سے ثباتِ قدم کی دعا مانگتے رہو ....

مشکلات سے مت ڈرو ۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دُکھ اور مصیبت اور بے عزتی اٹھانے کے لئے تیار رہو تا خدا تعالیٰ تمہارے مصائب کو دُور کرے اور تمہاری آبرو کا خود محافظ ہو ۔

مومن وہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وفادار رہتا ہے ۔ جب ایمان لے آیا پھر کسی کی دھمکی کی کیا پرواہ ہے ۔ تم نے دین کو دُنیا پر مقدم کیا ہے اور یہ اقرار کر چکے ہو ۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے وطن ، احباب اور ساری آسائشوں کو چھوڑتا ہے وہ اس کے لئے سب کچھ مہیا کرتا ہے اب چاہیئے کہ صادقوں کی طرح ثابت قدم رہے کیونکہ خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے ۔ خدا تعالیٰ اِس وقت صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے جو صادق نہیں وہ آج نہیں کل چلا جائے گا اور اِس سلسلہ سے الگ ہو کر رہے گا مگر صادق کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا ۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۰۰ ، صفحہ ۱۰۱)

(۲) "اصل بات یہ ہے کہ یہ ایک باریک سِر ہوتا ہے جس کو ہر ایک شخص نہیں سمجھ سکتا ۔ انبیاء علیہم السلام پر اِس قسم کے ابتلاء اور قضا و قدر آیا کرتے ہیں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھی آیا اور دوسرے نبیوں پر بھی کسی نہ کسی رنگ میں آتے ہیں ۔ اور یہ ایک تجلّی ہوتی ہے جس کو دوسرے لوگ موت سمجھتے ہیں مگر یہ موت دراصل ایک زندگی کا دروازہ ہوتی ہے ۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۵)

(۳) "انسان چونکہ جلد باز ہوتا ہے اِس لئے ابتلاء سے وہ گھبرا جاتا ہے مگر وہ نہیں جانتا کہ صبر کے کیا کیا ثمرات ہیں جو اسے ملنے والے ہیں ۔ اِس لئے صبر کرنا بہت ضروری ہے ۔"

(ملفوظات جلد ششم حاشیہ صفحہ ۱۰۱)

سوتے جاگتے چلتے پھرتے دعائیں کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نومبر اور دسمبر ۱۹۴۱ء کے دو علیحدہ علیحدہ خطبات میں فرمایا :۔

(۱) "ہمارے تمام کام دراصل دعاؤں سے ہی تعلق رکھتے ہیں مگر دوست واقف نہ ہونے کی وجہ سے بہت بڑے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جب بھی کوئی دینی تحریک ہو انہیں فوراً دعائیں کرنے میں لگ جانا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اسے زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائے انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی ۔ اس کے دو فائدے ہوتے ہیں ۔ ایک تو یہ کہ دعائیں اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچتی ہیں اور جماعت کے کمزور اور طاقتور دونوں کو قربانی کا موقع مل جاتا ہے اور انفرادی طور پر یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ایسے دوستوں پر بھی اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے جو دینی تحریکات کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں ۔ جب تم خدا تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہو اِس لئے کہ وہ کسی دینی کام کو پورا کرے (دینی کام دراصل خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے) تو تم گویا اس سے دعا کرتے ہو کہ وہ اپنا کام کرے اور جب تم خدا تعالیٰ کے کام کے لئے اس سے دعا کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرا بندہ میرا کام کر رہا ہے لاؤ میں بھی اس کا کام کر دوں ۔"

(الفضل ۱۲ ۔ دسمبر ۱۹۴۱ء صفحہ ۱)

(۲) "میرا تجربہ ہے کہ جب کسی دعا کی طرف میری اتنی توجہ ہو کہ جب میں سو کر اُٹھوں تو اس وقت بھی وہ دعا میری زبان پر جاری ہو تو مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ اب وہ دعا قبول ہو کر رہے گی کیونکہ خدائی تصرف کے ماتحت وہ میری زبان پر جاری ہوتی ہے ۔ جب میں سو جاتا ہوں تو وہ دعا برابر میرے قلب میں سے نکلتی رہتی ہے اور جب میں اُٹھتا ہوں تو وہ میری زبان پر جاری ہوتی ہے اس وقت میں سمجھ لیتا ہوں کہ

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲؍ ماہِ فتح ۱۳۵۳ ہش

نصرتِ الٰہی اور اس کی مختلف شکلیں

قرآن مجید کی رو سے یہ امر ثابت شدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو مزید ترقیات عطا کرنے کے لئے ابتلاؤں اور آزمائشوں کی بھٹی میں سے ضرور گزارتا ہے جس میں سے وہ ہر بار کندن بن کر نکلتے ہیں اور دُنیا ان کی چمک دمک کو دیکھ کر حیران ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں پر وارد ہونے والے ابتلاؤں کے فلسفہ اور ان کی حکمتوں کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے اور ہم ابتلاؤں کی ان حکمتوں پر اِن کالموں میں متعدد بار روشنی ڈال چکے ہیں۔ آج ہم اِس ضمن میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مومن ابتلاؤں اور آزمائشوں کی آگ میں پڑ کر کندن کیسے بنتے ہیں۔ ان میں وہ کیا تغیّر رونما ہوتا ہے جو انہیں پہلے سے کہیں بڑھ کر روحانی حسن سے مالا مال کر دکھاتا ہے اور اس طرح دُنیا میں ان کی عزّت اور عظمت کا سِکّہ بیٹھتا چلا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو علی الخصوص ابتلاؤں میں سُرخرو ہونے کی غرض سے ایک بنیادی حکم یہ دیا ہے کہ وہ صبر اور صلوٰۃ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے استعانت چاہیں چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ (البقرہ آیت ۴۶)

اور صبر اور دعا کے ذریعہ سے (اللہ سے) مدد مانگو

سو مومنوں کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ علی الخصوص ابتلاؤں کے دَوران صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے گا اور وہ ان ابتلاؤں میں سے سُرخرو ہو کر نکلیں گے۔ ابتلاؤں کے دَوران مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی مدد کئی صورتوں میں حاصل ہوتی ہے۔

نصرتِ الٰہی کی پہلی شکل یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ثباتِ قدم عطا فرماتا ہے جس کی وجہ سے ان کے پائے استقلال میں قطعاً کوئی تزلزل واقع نہیں ہوتا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۚ وَیُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیْنَ ۙ وَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ۝ (ابراہیم آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں انہیں اللہ قائم رہنے والی بات کے ذریعہ اِس ورلی زندگی میں بھی ثبات بخشتا ہے اور آخرت (کی زندگی) میں بھی (بخشے گا) اور ظالموں کو اللہ ہلاک کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

یہ ثباتِ قدم مومنوں کو اِس طرح عطا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ مومنوں کے دلوں پر نازل ہوں اور اپنی باطنی تاثیرات کے ذریعہ انہیں ثبات قدم کے وصف سے متصف کریں چنانچہ ایسے ہی ایک ابتلاء کے وقت اللہ تعالیٰ نے جس طرح صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنے ملائکہ کے ذریعہ ثباتِ قدم عطا فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَی الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ۔ (الانفال آیت ۱۳)

(یاد کرو) جب تیرے رب نے فرشتوں کو اشارہ کیا کہ میری (رضا اس معاملہ میں) تمہارے ساتھ ہے سو تم مومنوں کو ثابت قدم رکھو۔ عنقریب میں منکرین (اسلام) کے دلوں میں دہشت پیدا کر دوں گا۔

اِسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابتلاؤں کے دَوران مومنوں کو صبر اور صلوٰۃ سے کام لیتے ہوئے علی الخصوص یہ دعا کرنے کی تلقین فرمائی ہے:۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۵۱)

اے ہمارے رب ہم پر قوّتِ برداشت نازل کر اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں کی قوم کے مقابل پر ہماری مدد کر۔

نصرتِ الٰہی کی دوسری شکل ابتلاؤں کے دَوران صبر اور صلوٰۃ کے نتیجہ میں مومنوں کے دلوں پر نازل ہونے والی سکینت ہوتی ہے۔ ہرچند کہ مومن اُس وقت ہر چہار طرف سے خطرات میں گھرے ہوئے ہوتے ہیں اور انہیں اپنی ہستی کالعدم ہوتی دکھائی دے رہی ہوتی ہے بایں ہمہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اُنہیں یہ اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے کہ بالآخر کامیاب وہی ہوں گے۔ انہیں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ گمان نہیں گزرتا کہ وہ حق پر ہونے کے باوجود ناکام ہو سکتے ہیں۔ وہ اِس یقین پر قائم ہوتے ہیں کہ ابتلاء کتنی ہی مہیب صورت کیوں نہ اختیار کر لے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حق بالآخر غالب نہ آئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ابتلاؤں کے دَوران مومنوں کے دلوں پر نازل ہونے والی سکینت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ؕ (الفتح آیت ۵)

وہ (خدا) ہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں پر سکینت اُتاری تاکہ جو ایمان ان کو پہلے نصیب تھا اس کے ساتھ اور ایمان بھی ان کو حاصل ہو جائے۔

یہ سکینت بھی ثباتِ قدم کی طرح اللہ تعالیٰ مومنوں کے دلوں پر فرشتے نازل کر کے عطا کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا۔ (التوبہ آیت ۲۶)

اور اللہ نے اپنی سکینت اپنے رسول اور مومنوں پر اتاری اور (فرشتوں کے) ایسے لشکر اتارے جن کو تم نہیں دیکھ رہے تھے۔

(باقی)

عشرہ وقفِ جدید برائے وصولی و ترسیل رقوم

احبابِ جماعت کو علم ہے کہ وقفِ جدید کا سالِ رواں ۳۱؍ فتح ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۳۱؍ دسمبر ۱۹۷۴ء) کو اختتام پذیر ہو رہا ہے اِس ضمن میں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ امسال وقفِ جدید کا عمومی سالانہ بجٹ گزشتہ سال کی نسبت دوگنا ہے لہٰذا ہر جماعت کو ادائیگی کے وقت یہ نسبت ملحوظ رکھنی چاہیئے۔

امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال و وقفِ جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ یکم تا ۱۰؍ فتح (یکم تا ۱۰؍ دسمبر) "عشرہ وقفِ جدید" منا کر چندہ وقفِ جدید کی وصولی کا خصوصی اہتمام فرماویں۔ کوشش فرما کر وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوائی جائیں تاکہ یہ رقوم سالِ رواں کے حساب میں محسوب ہو سکیں۔ ابھی تک ایک لاکھ سے زائد رقم قابلِ وصول ہے جو ایک ماہ کے اندر وصول ہونی چاہیئے۔ لہٰذا غیر معمولی توجہ، محنت اور دعا کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب عہدیداران کو کماحقہٗ خدمت کی توفیق بخشے اور اپنی جناب سے اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

اطفال اور ناصرات کے عہدیداران کو بھی اِس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے کیونکہ ان کی وصولی مقابلۃً بہت کم ہے۔

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقفِ جدید

درخواستِ دُعا

محترم مولانا عبد اللطیف صاحب بہاولپوری سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کا ۲۹؍ نومبر ۱۹۷۴ء بروز جمعہ میو ہسپتال لاہور میں پراسٹیٹ گلینڈز کا آپریشن ہوا ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ پورے طور پر صحتیاب ہو کر جلد ربوہ واپس تشریف لائیں۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک کبیرہ گناہ — ظلم و تعدّی

(سُلطان احمد پیر کوٹی)

ارشادِ خداوندی ہے:۔
اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا كَبٰٓئِرَ مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَنُدۡخِلۡكُمۡ مُّدۡخَلًا كَرِيۡمًا۝ (النساء: ۳۲)

جن باتوں سے تمہیں روکا جاتا ہے اگر ان میں سے بڑی بڑی باتوں سے تم دُور رہو تو ہم تم سے تمہارے عیب دُور کر دیں گے اور تمہیں معزز جگہ میں داخل کریں گے۔

قرآن کریم کامل و مکمّل، مستقل اور ابدی شریعت ہے۔ یہ ایک مستقل قانون ہے جو مختص القوم یا مختص الزمان نہیں۔ یہ انسان کی روحانی بھلائی اور ترقی کیلئے کامل راہنما ہے۔ یہ ہر اس بگاڑ اور فساد کی اصلاح کا ذمہ لیتا ہے جو انسانی فطرت میں پیدا ہو سکتا ہے اس نے ہر بدی اور ہر مرض کا علاج بتایا ہے۔ اس نے تمام قوائے انسانیہ کی تربیت کی ہے اور یہ انسان کو اعلیٰ درجہ کے کمالات اور اخلاقِ فاضلہ سے متصف کرنا چاہتا ہے تا اس سے ایسے اعمال سرزد ہوں جو بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی پر مشتمل ہوں۔ اس نے انسان کی ہدایت کے لئے ان تمام اوامر کی تفصیل بیان کی ہے جن پر عمل پیرا ہو کر وہ روحانی میدان میں ترقی کر سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا اسے حاصل ہو سکتی ہے اور ان تمام نواہی کا بھی ذکر کیا ہے جن کا مرتکب ہو کر وہ خدا تعالےٰ کا نافرمان قرار پاتا ہے اور اس کے غضب کا مورد ہو جاتا ہے گو یہ کہا جاتا ہے کہ اس میں پانچ سَو یا سات سَو اوامر و نواہی مذکور ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سارے کا سارا ہی نصائح سے لبریز ہے۔ اس کی ہر آیت بلکہ اس کا ہر لفظ انسان کی ہدایت کا موجب اور اس کی فلاح اور کامیابی کا ضامن ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر مومن اس کی کثرت سے تلاوت کرے اس کے معانی پر غور کرے اور جہاں کوئی حکم آئے وہاں اپنے نفس کا پورا پورا محاسبہ کرے کہ آیا وہ اس حکم پر عمل پیرا ہے یا نہیں؟ اور اگر وہ عمل پیرا نہیں تو اس پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کرے اور جہاں نواہی کا ذکر ہو وہاں یہ سوچے کہ وہ ان سے مجتنب رہنے کی کہاں تک کوشش کر رہا ہے۔

اس فرصت میں ہمیں قرآن کریم میں بیان کردہ نواہی میں سے ایک کا ذکر کرنا ہے جسے ظلم کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ظلم کے معنے لغت میں (۱) وضع الشیٔ فی غیر محلّہٖ (۲) انتقاص الحق (۳) الجور۔ کے ہیں (المنجد) یعنی کسی چیز کا بے محل اور غلط استعمال، کسی کے حق کو کم کرنا۔ اور اس لفظ کا عام استعمال لوگوں کے حقوق تلف کرنے کے معنوں میں ہوتا ہے چاہے وہ حقوق ان کی جانوں سے متعلق ہوں، اموال اور جائیدادوں سے متعلق ہوں یا عزت اور مقام و رتبہ سے متعلق ہوں۔

ظلم کے زیادہ تر موجبات لالچ، بغض، حسد اور تکبر ہوتے ہیں۔ انسان کسی کے پاس دولت و اقتدار دیکھتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ چاہے ناجائز طریق پر ہی کیوں نہ ہو وہ اس پر قبضہ کر لے۔ بغض کی وجہ سے وہ اپنے مخالفین کو ہر ممکن نقصان پہنچانا چاہتا ہے کسی کو خوشحال اور اعلیٰ رتبہ پر دیکھتا ہے تو جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی طرح وہ بدحال ہو جائے اور اعلیٰ رتبہ سے محروم ہو جائے تا اگر وہ اس مقام و رتبہ یا خوشحالی کو حاصل نہیں کر سکا تو دوسرا بھی کیوں اس سے نوازا جائے۔
انسان اپنے آپ کو دوسرے سے برتر سمجھتا ہے اور اس احساسِ برتری کی وجہ سے وہ دوسرے کو حقیر جانتا اور اسے اپنا غلام و مطیع بنانا چاہتا ہے۔ یہ تمام خصلتیں انسان کو ظلم کے ارتکاب پر اُکساتی ہیں۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے ان بدخصائل سے اجتناب کرے اور دوسروں کو بھی ان کی مضرات سے آگاہ کر کے ان سے بچنے کی تلقین کرے تو دُنیا سے ظلم مٹ جاتا ہے اور انسان امن و سلامتی کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔

تاریخ عالم پر نظر دوڑانے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا سے ہی ظلم کا وجود پایا جاتا ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کی فرمانبرداری اور اپنی عظمت کے اظہار کے طور پر اپنے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا تو ابلیس نے ابا اور استکبار کا مرتکب ہو کر ظلم کا ارتکاب کیا اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی لعنت کا مورد بنا۔ ابلیس نے اس موقع پر اعلان کیا کہ وہ اور اس کے مظاہر قیامت تک انسان کو الٰہی ہدایت سے بھٹکاتے اور گمراہ کرتے رہیں گے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ابلیس نے یہ اعلان کیا:۔

لَاَقۡعُدَنَّ لَهُمۡ صِرَاطَكَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۝ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ وَعَنۡ اَيۡمَانِهِمۡ وَعَنۡ شَمَآئِلِهِمۡ (اعراف ۱۷، ۱۸)
لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ وَلَاُغۡوِيَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ۝ (حجر ۴۰)
لَاَحۡتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِيۡلًا (بنی اسرائیل ۶۳)

میں ان انسانوں کے لئے تیرے سیدھے راستے پر بیٹھ جاؤں گا۔ پھر ان کے پاس آؤں گا۔ ان کے سامنے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی۔ ان کے دائیں طرف سے بھی اور ان کے بائیں طرف سے بھی۔ تا کہ ان کو ورغلاؤں۔
میں ضرور اُن کے لئے دنیا میں گمراہی کو خوبصورت کر کے دکھلاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کر دوں گا۔
میں ان کی تمام اولاد کو قابو میں کر لوں گا سوائے تھوڑے سے لوگوں کے جنہیں تو بچالے۔

اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں ہی ظلم کا ایک اَور واقعہ ملتا ہے۔ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ:۔
"آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) نے ایک ایک قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول کر لی گئی اور دوسرے کی قبول نہ کی گئی جس پر اُس نے اپنے بھائی سے کہا کہ میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا۔ اس نے کہا۔ اللہ صرف متقیوں کی قربانی قبول کیا کرتا ہے۔ اگر تُو نے مجھے قتل کرنے کے لئے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھایا بھی تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے اپنا ہاتھ تیری طرف ہرگز نہیں بڑھانے کا۔ میں اللہ سے جو سب جہانوں کا رب ہے یقیناً ڈرتا ہوں۔ میں یقیناً چاہتا ہوں کہ تُو میرا گناہ بھی اور اپنا گناہ بھی ہمیشہ کیلئے اُٹھالے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ تُو دوزخیوں میں سے ہو جائے اور یہ ظالموں کا بدلہ ہے۔ پھر اس بھائی کا دل جس کی قربانی قبول نہ ہوئی تھی اپنے بھائی کے قتل کر دینے پر راضی ہو گیا اور اُس نے اُسے قتل کر دیا جس پر وہ نقصان اُٹھانے والوں میں شامل ہو گیا"
(مائدہ آیات ۲۸ تا ۳۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بائیبل میں پیدائش باب ۴ میں اس واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کے ان دونوں بیٹوں (قاتل و مقتول) کے نام قائن اور ہابل بیان کئے ہیں اور اسکے بعد بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قاتل یعنی قائن کو کہا :۔

"تو نے یہ کیا کیا تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھ کو پکارتا ہے اور اب تو زمین کی طرف سے لعنتی ہوا جس نے اپنا منہ پسارا کہ تیرے ہاتھ سے تیرے بھائی کا خون لے جب تو زمین کو جوتے گا تو وہ اب تجھے اپنی پیداوار نہ دے گی اور زمین پر تو خانہ خراب اور آوارہ ہو گا۔"

(آیات ۱۰ تا ۱۲)

یہ ظلم کے وہ واقعات ہیں جو موجودہ انسانی دور کے بالکل ابتداء کے ہیں اور جن کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے اس کے بعد ان ابتدائی ظالموں کے مظاہر ہر زمانہ ۔ ہر ملک ۔ ہر نسل بلکہ ہر قبیلہ اور ہر خاندان میں پیدا ہوئے۔ تاریخ ان کے ذکر سے بھری پڑی ہے دنیوی اقتدار اور جاہ و حشمت کے طالبوں نے کونسا ظلم کا طریق ہے جو اختیار نہیں کیا ۔ فی زمانہ روزانہ اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے ڈاکہ ڈال کر دوسرے کو اس کی عمر بھر کمائی سے محروم کر دیا کسی نے معمولی بات پر دوسرے کی جان لے لی کسی نے کسی کی لڑکی ، بہن یا بیوی کو اغوا کر لیا ۔ کسی نے کینہ بغض اور عداوت کی وجہ سے دوسرے کی جائداد کو آگ لگا دی ۔

ان کے علاوہ بھی ظلم کی کئی اور مثالیں پائی جاتی ہیں ۔ مثلاً ماں باپ اولاد کی صحیح تربیت نہ کر کے ظلم کے مرتکب ہوتے ہیں ۔ بھائی بھائی کے حقوق کو نظر انداز کر کے اور اولاد اپنے ماں باپ کے متعلق ذمہ داریوں کو ادا نہ کر کے ظلم کے مرتکب ہوتے ہیں ۔ بیوی خاوند کے حقوق کی نگہداشت نہیں کرتی اور خاوند بیوی کے حقوق کو ادا نہیں کرتا تو وہ ظلم کرتے ہیں ایک شہری دوسرے شہری کے حقوق کو ادا نہ کر کے ظلم کا رستہ اختیار کرتا ہے ۔ ہمسایہ ہمسایہ پر ظلم کرتا ہے کارخانہ دار اپنے مزدوروں کا استحصال کرتا ہے ۔ مزدور پوری محنت اور دیانتداری سے کام نہ کر کے مالک کا نقصان کرتے اور ظلم کا ارتکاب کرتے ہیں ۔ تاجر ماپ تول میں کمی کر کے اخالص اشیاء میں ملاوٹ کر کے اور احتکار کے نتیجہ میں قیمتوں کو چڑھا کر ظلم کا ارتکاب کرتے ہیں افسر اپنے ماتحت کے حقوق کو پامال کر کے ظلم کا ارتکاب کرتا ہے غرض دنیا کا کوئی طبقہ بھی اس لعنت سے محفوظ نہیں ۔ اس طرح دنیا میں امن برباد ہو کر رہ گیا ہے انسان کو ہر وقت اپنی جان و مال اور عزت کی فکر رہتی ہے ۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وہ ظالم لوگوں کو پسند نہیں کرتا ۔ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ (شوریٰ ع ۴) وہ اعتداء کرنے والوں یعنی حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (بقرہ ۱۹۱) وہ انہیں کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ (بقرہ ۲۵۹) اس لئے ظالم لوگ اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (قصص ۳۸) وہ الٰہی جماعتوں اور کمزور گروہوں اور قوموں کو دنیا سے ملیا میٹ کرنا چاہتے ہیں ان کا نام و نشان مٹا دینا چاہتے ہیں اور ہوتا یہ ہے کہ وہ خود تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اور وہ جنہیں اس دنیا سے مٹا دینے میں پوری کوشش صرف کی جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث بنتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت انہیں میسر آتی ہے وہ دنیا اور آخرت میں ترقی حاصل کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ اٹل قانون ہے کہ جو بھی ظلم کرے گا ناکام رہے گا ۔ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا (طٰہٰ ۱۱۲)

قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء اور ماموریں من اللہ کے مقابلہ میں جن لوگوں نے ظلم و تعدی سے کام لیا انہیں ڈھیل دی گئی ان کی سزا اور پکڑ میں تاخیر ڈالی گئی ۔ ان کی عمروں کو لمبا کیا گیا تا وہ جی بھر کر ظلم کر لیں اپنا پورا زور لگا لیں لیکن یہ کبھی نہیں ہوا کہ انہیں بغیر سزا کے چھوڑ دیا گیا ہو ۔ چنانچہ ابلیس نے جب خدا تعالیٰ سے کہا کہ

اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۔

(اعراف ۱۵)

اے میرے رب مجھے اس دن تک مہلت دے جبکہ وہ اٹھائے جائیں ۔ تو خدا تعالیٰ نے فرمایا ۔ اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۔

(اعراف ۱۶)

تجھے تیرے مطالبہ کے مطابق ڈھیل دی جاتی ہے ۔ لیکن ساتھ ہی یہ کہا کہ

اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۔ لَمَنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔ (اعراف ۱۹)

تو اس جگہ سے نکل جا تیری ہمیشہ مذمت کی جائیگی اور تو راندہ درگاہ رہے گا جو بھی انسانوں میں سے تیری پیروی کریں گے ۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ تم سب سے میں جہنم کو بھر دونگا

ایک اور جگہ فرمایا :۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۔

(حج ۴۹)

اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو پہلے تو میں نے مہلت دی حالانکہ وہ ظلم کر رہی تھیں پھر میں نے ان کو پکڑ لیا اور میری طرف ہی سب نے لوٹ کر آنا ہے

صحیحین میں یہ حدیث وارد ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ

بیشک اللہ تعالیٰ بعض اوقات ایک ظالم کو ڈھیل دے دیتا ہے لیکن جب اسے پکڑتا ہے تو اسے بغیر سزا کے نہیں چھوڑتا

باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ غفار ہے وہ اپنے بندوں کے گناہ بخشتا ہے لیکن خدا تعالیٰ ہی یہ فرماتا ہے کہ

لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ (نساء ۱۱۷)

اللہ اس گناہ کو ہرگز نہیں بخشے گا کہ اس کا کسی کو شریک بنایا جائے ۔

شرک بھی ظلم کی ایک قسم ہے اور ظلم بھی ان افعال میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہے وہ اسے معاف نہیں کرتا ۔ چنانچہ فرماتا ہے :۔

لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ۔

(النساء ۱۶۹/۱۷۰)

اللہ تعالیٰ انہیں کبھی معاف نہیں کر سکتا اور نہ انہیں جہنم کے سوا کوئی راہ دکھا سکتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال کی تین اقسام بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ

دیوان لا یترکہ اللہ ظلم العباد فیھا بینھم حتی یقتص بعضھم من بعض ۔

(بیہقی)

بندوں کا باہم ظلم کرنا ایسا فعل ہے جسے اللہ تعالیٰ لامحالہ بغیر محاسبہ اور مطالبہ کے نہیں چھوڑتا اور اس وقت تک معاف نہیں کرتا جب تک کہ ان میں سے بعض بعض سے ان کے ظلم کا قصاص نہ لے لیں ۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

مظلوم کی بددعا سے بچو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کا حق نہیں روکتا

(بیہقی)

(باقی)

سیکرٹری صاحبان تحریک جدید سے گذارش

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خطبہ بسلسلہ اعلان سال نو تحریک جدید کا خلاصہ شائع کر کے جماعتہائے احمدیہ کو بھجوایا گیا ہے ۔ سیکرٹری صاحبان اسکے اولین موقعہ پر اپنی جماعت کو سنانے اور پھر کسی نمایاں جگہ چسپاں کروانے کا اہتمام کریں تا مخلصین جماعت جلد از جلد حضور ایدہ اللہ کے ارشادات سے آگاہ ہو سکیں ۔ اور جلسہ سالانہ سے پہلے جملہ وعدے مرکز میں پہنچ جائیں ۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۶)

مسل ۲۱۸۵۸

میں کرنل حسن محمد ولد حسن سوادنو صاحب پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن جکارتا انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان ایک عدد مالیتی ۱،۰۰،۰۰،۰۰۰/- روپیہ انڈونیشین
۲۔ نقد رقم مبلغ ۹،۰۰،۰۰۰/- روپیہ انڈونیشین
۳۔ انویسمنٹ ۵۸،۵۰،۰۰۰/- روپیہ انڈونیشین
۴۔ فرنیچر وغیرہ ۵،۰۰،۰۰۰/- روپیہ انڈونیشین

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱،۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد حسن محمد ولد حسن سوار نو جکارتہ۔ انڈونیشیا۔ گواہ شد۔ محمد صادق ولد برکت اللہ صاحب ۱۰/۱ جکارتہ انڈونیشیا۔ گواہ شد سید شاہ محمد ولد سید حبیب اللہ صاحب جکارتہ انڈونیشیا۔

مسل ۲۱۸۵۹

میں ابوبکر براس لقب میرا عمارا جو ولد اسمٰعیل صاحب سابق ٹریڈر عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن سماٹرہ۔ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ——— ۶۰۰۰/- روپیہ انڈونیشین بچوں کی طرف سے ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ابوبکر براس سماترہ انڈونیشیا
گواہ شد۔ انس بن ابوبکر سماترہ انڈونیشیا۔
گواہ شد۔ احمد سیوطی۔ سماترہ انڈونیشیا۔

مسل ۲۱۸۶۰

میں ڈاکٹر منور احمد ولد ڈاکٹر سراج الدین احمد پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کوکوفو اشانٹی غانا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰۰/- سیڈیز ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۲۱/۵/۷۴ سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ منور احمد احمدیہ ہسپتال کوکوفو۔ اشانٹی۔ غانا۔
گواہ شد۔ علی حیدر اوپل مبلغ پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲۷ غانا۔
گواہ شد۔ نصیر احمد مبلغ پوسٹ بکس نمبر ۲۶۲۔ غانا۔

اعلان نکاح

خاکسار کے نسبتی برادر مکرم عزیزم ڈاکٹر عبدالحمید مرشمیر روڈ ضلع لائلپور حال روہڑی کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ مسرت جہاں بیگم بنت محترم ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب مرحوم (صحابی) ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز بعوض مبلغ بارہ ہزار روپیہ حق مہر محترم مربی سلسلہ جناب مولوی سلطان محمود انور صاحب مقیم کراچی نے احمدیہ ہال کراچی میں بعد نماز عشاء بتاریخ ۲۰ نومبر پڑھا۔ احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

محمد عبداللہ باجوہ عفی عنہ
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ
ظفروال ضلع سیالکوٹ

۳۹ پرانی اور "لاعلاج" امراض ۳۹
کی کیورز (CURES) کے نتائج

مکرم جناب مستری غلام محمد صاحب مل سپرانٹنڈ ربوہ نے لکھا "میں بواسیر میں مبتلا تھا۔ پائیلز کیور (PILES CURE) کیپسولز استعمال کئے تو دوبارہ زندگی مل گئی۔ یہ بہت اکسیر ہے۔" بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ دوا (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں۔ فی کورس ۱۰/-
سٹاکسٹ:۔ رفیق میڈیکوز کچہری بازار لائلپور
● کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کمرشل بلڈنگ لاہور
● ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۹۰۷

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کیلئے بہترین تحفہ

بچوں اور مردوں کیلئے یکساں مفید

قیمت فی شیشی پچھتر پیسے ڈیڑھ روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۸

دعائے مغفرت

میرے قبلہ محترم والد صاحب ملک معراج الدین صاحب ریٹائرڈ صوبیدار میجر حال مقیم ڈیرہ ملکاں شیرو کی ضلع شیخوپورہ مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۷۴ء بروز منگل بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ ربوہ میں لایا گیا جہاں ۲۷ نومبر ۱۹۷۴ء (بروز بدھ) کو بعد نماز مغرب مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ کثیر تعداد احباب نے کندھا دیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم صوفی خدا بخش صاحب زیروی نے دعا کرائی۔

مرحوم ہوشیارپور کی ککے زئی برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ جن کے رئیس اعظم شیخ مہر علی کے بالاخانے پر حضرت مسیح پاکؑ نے چالیس روز قیام فرما کر تنہائی میں دعائیں فرمائی تھیں اور پھر حضرت مصلح موعودؓ والی پیشگوئی کا اعلان فرمایا تھا۔ میرے مرحوم نانا جان شیخ عمر دین صاحبؓ اس قوم کے پہلے فرزند تھے جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ حضورؑ پر ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی جو اب بہشتی مقبرہ قادیان میں آرام فرما ہیں۔ میرے قبلہ والد صاحب احمدیت قبول کرنے پر بالکل تنہا رہ گئے تھے لیکن محترم نانا جان مرحوم نے انکو اپنی دامادی کا شرف عطا فرمایا۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ ۹ بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرمائی جن میں سات بیٹے انہوں نے یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قبلہ والد صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ آمین۔ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور ان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ ثم آمین

ملک مظفر دین احمد
شیرو کی ضلع شیخوپورہ۔

فروخت قطعہ

محلہ دارالنصر طبیہ کالج کے قریب گراسی پلاٹ میں بہت اچھے موقع پر قطعات ۲۹-۲۸/۲۱ دو کنال اراضی قابل فروخت ہے۔ خواہشمند ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

غلام محمد معرفت بشیر احمد لاہوری
محلہ دارالرحمت شرقی الف
مکان ۲۶/۲۱ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کامیاب علاج — ہمدردانہ مشورہ

تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، بواسیر، دائمی قبض، نزلہ و زکام،
مردوں اور عورتوں کے خاص امراض

مطب ناصر دواخانہ۔ گول بازار ربوہ فون ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایّام:-

بعض خبروں کا خلاصہ

• آگ لگنے سے چھ لاکھ روپے کا نقصان

لاہور ۲۹ر نومبر۔ فیروز پور روڈ پر اچھرہ کے قریب آج شام لکڑی کے گودام اور آرا مشین میں اچانک آگ لگ جانے کے باعث قریباً ۶ لاکھ روپے کی املاک جل کر خاکستر ہو گئیں بیان کیا جاتا ہے کہ فیروز پور روڈ پر معراج بلڈنگ کے ساتھ ایک شخص عظیم بٹ اور اس کے دو بھائیوں کی جائداد ہے۔ قریباً چھ بجے شام عظیم بٹ کے کمرے سے اچانک آگ کے شعلے اُٹھے اور سارا کمرہ شعلوں میں گھر گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے آگ نے عمارتی لکڑی کے گودام اور آرا مشین کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آگ اس قدر تیز تھی کہ ارد گرد کی آبادیوں کے لوگ خوفزدہ ہو کر سڑکوں پر نکل آئے۔ انہوں نے فائر بریگیڈ کے عملے کو صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ محلہ داروں کے بیان کے مطابق فائر بریگیڈ کا عملہ پورے آدھ گھنٹہ کے بعد موقع پر پہنچا مگر جب ایک فائر سٹیشن آگ پر قابو پانے میں ناکام ہو گیا تو شہر کے باقی فائر بریگیڈوں کو طلب کیا گیا چنانچہ دو گھنٹے کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پا لیا گیا۔

دکانداروں کا کہنا ہے آگ بجلی کی خرابی کے باعث لگی ہے۔ اس طرح ان کا قریباً ۶ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ آگ کے شعلے اتنی جلدی پھیلے کہ وہاں پر موجود مزدوروں کو اِدھر اُدھر بھاگنا مشکل ہو گیا۔ دکان کے پچھلے حصے میں عظیم بٹ اور اس کے بھائی وغیرہ رہائش پذیر ہیں وہاں سے بچوں وغیرہ کو بڑی مشکل سے نکالا جا سکا تاہم مکان والا حصہ بچا لیا گیا۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۳۰ر نومبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۱)

• پونے دو لاکھ روپے کی ٹیلیفون تار کی چوری۔

لالہ موسیٰ ۲۹ر نومبر۔ محکمہ ٹیلیفون اور ٹیلی گراف گجرات ڈویژن کے علاقہ میں جولائی ۷۳ء سے لے کر ماہِ رواں کے درمیانی عرصہ میں تار چوری کی ۱۳۱ وارداتوں میں نامعلوم ملزمان ۱۴ ہزار ۶ سو ۸۵ پونڈ تاریں جن کی مالیت ایک لاکھ ۴۶ ہزار پانچ سو اسّی روپے بتائی جاتی ہے، کاٹ کر لے جا چکے ہیں۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ایک سال پانچ ماہ کے عرصہ کے دوران تار چوری کی ۱۱۳ وارداتوں میں ملوث ملزمان کو آج تک گرفتار نہیں کیا جا سکا۔ تار چوری کی وارداتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ تار چوری کی وارداتوں میں محکمہ کے بعض افراد کا بھی ہاتھ ہے۔ (روزنامہ

"مساوات" لاہور ۳۰ر نومبر ۷۴ء صفحہ ۲)

• غیر ملکی کپڑے اور منشیات کی وسیع پیمانہ پر سمگلنگ کی ناکام کوشش۔

نوشہرہ ۲۹ر نومبر۔ نوشہرہ سے تقریباً پندرہ میل دور جہانگیرہ کے قریب تقریباً ایک لاکھ روپے مالیت کا غیر ملکی کپڑا پشاور کی جانب سے راولپنڈی سمگل کرنے کی کوشش کی گئی۔ ایک ٹرک نمبر ۲۸۸۰ پشاور کی طرف سے آ رہا تھا۔ ٹرک میں ۴۸ ہزار روپے مالیت کے جاپانی کپڑے کے چھ سواڑتیس تھان اور تقریباً ۹ من کٹ پیس تھے چار افراد کو سمگلنگ کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ ایک دوسری اطلاع کے مطابق ایک ٹینکر پر پچاس من چرس، چالیس من افیون، پانچ رائفلیں اور سینکڑوں کارتوس برآمد کر لئے گئے۔ منشیات کی مالیت ۵۰ لاکھ روپے بتائی جاتی ہے۔

(مساوات ۳۰ر نومبر ۷۴ء صفحہ ۲)

• شراب اور افیون کی برآمدگی

سرگودہا ۲۹ر نومبر۔ سخی محمد اور وزیر خان سے مبینہ طور پر تیس بوتل شراب اور ڈیڑھ سیر افیون برآمد کی گئی۔ اسی طرح بلاک نمبر ۸ میں محمد جمیل اور ممتاز کے قبضے سے ایک ایک سیر افیون پکڑی گئی۔ قبل ازیں موضع ٹانگوری میں شراب کی چالو بھٹی سے کافی مقدار میں شراب برآمد کر کے ملزم محمد حیات کو گرفتار کر لیا گیا۔

(مساوات ۳۰ر نومبر ۷۴ء صفحہ ۶)

• ناقص ادویات کی فروخت

چنیوٹ ۲۹ر نومبر۔ انجمن تاجران کے سیکرٹری اور جمعیت العلماءِ اسلام کے خزانچی شیخ اعجاز احمد کو ۶ ماہ قید سخت اور پانچ سو روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں اسے مزید چھ ماہ قید بھگتنا ہو گی۔ شیخ اعجاز کے خلاف ڈرگسٹ کے عملہ کو کافی عرصہ سے شکایت تھی کہ وہ غیر رجسٹر شدہ دواساز کمپنیوں سے غیر معیاری اور مضرِ صحت ادویات خرید کر فروخت کرتا ہے۔ اسے کئی بار منع کیا گیا لیکن وہ باز نہ آیا جس پر اس کے خلاف عدالتی کارروائی کی گئی

(مساوات ۳۰ر نومبر ۷۴ء صفحہ ۶)

• ایک شخص ہلاک اور چھ شدید زخمی

ڈسکہ ۲۹ر نومبر۔ نواحی گاؤں بھونا والی میں ایک تنازعہ پر تصادم میں ایک شخص ہلاک اور چھ شدید زخمی ہو گئے۔ چالیس ہزار روپیہ کا ایک ٹریکٹر بھی جلا کر تباہ کر دیا گیا۔

(مساوات ۳۰ر نومبر ۷۴ء صفحہ ۶)

ضروری اعلان

وہ تمام احباب جن سے ٹاؤن کمیٹی ربوہ ان کے پلاٹوں کا ترقیاتی ٹیکس وصول کرتی رہی ہے مگر اب ٹاؤن کمیٹی نے ٹیکس لینے سے انکار کر دیا ہو اپنے کوائف سے تین دن کے اندر نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔

ناظر امور عامہ

بڑی عید پر ربوہ میں قربانی کرنے والے احباب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر

(۱) جو احبابِ جماعت بڑی عید کے موقع پر ربوہ میں قربانی کروانا چاہتے ہیں انکی خدمت میں التماس ہے کہ وہ قربانی کے لئے رقوم جلد از جلد بھجوا دیں تا قربانی کے جانور بر وقت خرید ے جا سکیں۔

بکرے کی صورت میں ۱۲۰ روپے تا ۱۵۰ روپے

حصّہ گائے کی صورت میں ۵۰ روپے تا ۷۰ روپے فی حصّہ

(۲) جو احباب قربانی کے جانور جلسہ سالانہ کے انتظام کے سپرد کرنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس بارہ میں جلد از جلد اطلاع بھجوائیں۔

نیز جانور ربوہ بھجوانے کا پختہ انتظام کر لیں۔ ۱۵ر دسمبر سے ۲۴ر دسمبر تک جس وقت سہولت ہو جانور ربوہ بھجوا دئے جائیں۔ (ناظر ضیافت)

اپیل

مَیں اپنے تمام دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ رجسٹرڈ گریجوایٹس کے حلقہ انتخاب میں میرے محترم دوست جناب پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب کو جن کے حق میں مَیں دستبردار ہو رہا ہوں پنجاب یونیورسٹی سینٹ کے انتخاب کے لئے بھرپور امداد دے کر کامیاب بنائیں۔ بیلٹ پیپر میں ان کا نمبر تیرھواں ہے۔

(پروفیسر ڈاکٹر) سلطان محمود شاہد
ڈین سائنس فیکلٹی
تعلیم الاسلام کالج ربوہ ضلع جھنگ

برائے توجّہ لجنات اماء اللہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایسی خواتین کی ضرورت ہے جو تنوروں پر اور لوہوں پر روٹی پکا سکیں۔ تمام لجنات ایسی خواتین کی فہرستیں بنا کر بھجوا دیں اور یہ بھی اطلاع دیں کہ ان کا قیام کہاں ہو گا اور کس تاریخ کو ربوہ پہنچیں گی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سوتے جاگتے چلتے پھرتے دعائیں کرو

(بقیہ صفحہ اوّل)

یہ خدا تعالیٰ کی اٹل تقدیر ہے۔ پس ایسی ہی دعائیں کرو۔ سوتے جاگتے چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے غرض ہر حالت میں گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں کرو تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان فتنوں کو جلد سے جلد دور کر دے۔ (آمین)

(الفضل ۱۵ر نومبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۵)

تبخیر معدہ
راحت جان تبخیر معدہ کی مفید و مجرب دوا
قیمت سات روپے پچاس پیسے
ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ۔ فون ۱۳۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴